International Research Jounral of Islamic Culture & Communication

IRJICC

ISSN:3007-4630 (P),3006-8304(E)

ہندومت کے عائلی قوانین اور اسلامی عائلی نظام: ایک تقابلی جائزہ

FAMILY LAWS IN HINDUISM AND ISLAM: A COMPARATIVE ANALYSIS

1.Rahat Nazir
waseemmukhtar484@gmail.com

Phd Scholar, Departmentof Arabic and Islamic Studies,The University of Lahore, Punjab.

2. Dr. saima
drsaima@gmail.com

Assistant Professor, Departmentof Arabic and Islamic Studies,The University of Lahore, Punjab.

Vol. 03, Issue, 01, Jan-March 2025, PP:63-86

OPEN ACCES at: www.irjicc.com

Article History	Received	Accepted	Published
	15-01-25	03-02-25	30-03-25

Abstract

Family laws play a fundamental role in shaping social structure, moral values, and individual responsibilities within a society. Hinduism and Islam, as two major world religions, provide comprehensive frameworks for regulating family life through their respective religious texts and traditions. This study presents a comparative analysis of family laws in Hinduism and Islamic family law, focusing on key areas such as marriage, divorce, inheritance, guardianship, and the status of women. The research examines Hindu family laws as derived from classical texts like the Manusmriti and later legal developments, alongside Islamic family laws based on the Qur'an, Sunnah, and juristic interpretations. Through comparative evaluation, the study highlights both similarities and differences in principles,

CC BY

objectives, and legal mechanisms, particularly regarding social justice, family stability, and individual rights. The research concludes that while both systems aim to preserve family cohesion and moral order, Islamic family law demonstrates a more systematic legal structure with explicit emphasis on justice, rights, and responsibilities for all family members. This comparative study contributes to a deeper understanding of religious family laws and promotes interfaith legal and social dialogue.

Key Words: *Hindu Family Law,Islamic Family Law,Marriage and Divorce,Inheritance Laws,Comparative Religion.*

موضوع کا تعارف:

انسانی معاشرے کی بنیاد خاندان پر قائم ہے، اور خاندان کی تنظیم و استحکام کے لیے عائلی احکام بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ عائلی نظام کسی بھی مذہب اور تہذیب کی فکری، اخلاقی اور سماجی اقدار کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ دنیا کے مختلف مذاہب نے انسانی زندگی کے اس اہم پہلو کو منظم کرنے کے لیے نکاح، طلاق، وراثت، خاندانی ذمہ داریوں اور باہمی حقوق و فرائض سے متعلق واضح اصول وضع کیے ہیں۔ انہی مذاہب میں ہندومت اور اسلام دو قدیم اور مؤثر مذاہب ہیں جن کے عائلی احکام نے اپنے پیروکاروں کی معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ہندومت میں عائلی نظام مذہبی رسوم، سماجی روایات اور دھرم شاستروں پر مبنی ہے، جن میں منوسمرتی، ویدوں اور دیگر ہندو مذہبی متون کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ہندومت میں خاندان کو مذہبی تقدس حاصل ہے اور شادی کو ایک مقدس بندھن (سنسکار) سمجھا جاتا ہے، جس میں علیحدگی اور طلاق کے تصورات محدود یا مشکل سمجھے جاتے رہے ہیں۔ اس کے برعکس اسلام میں عائلی احکام قرآن و سنت کی بنیاد پر ایک متوازن، جامع اور عدل پر مبنی نظام فراہم کرتے ہیں، جس میں نکاح کو عبادت، طلاق کو ناپسندیدہ مگر جائز ضرورت، اور عورت و مرد دونوں کے حقوق و فرائض کو واضح طور پر متعین کیا گیا ہے۔

اسلامی عائلی نظام کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ فطرتِ انسانی، معاشرتی توازن اور اخلاقی اقدار کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ اسلام نے خاندان کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ عورت کو معاشرتی، معاشی اور قانونی حقوق عطا کیے، جبکہ ہندومت کے روایتی عائلی نظام میں ذات پات، صنفی تفاوت اور سماجی پابندیوں کا عنصر نمایاں رہا ہے، اگرچہ جدید دور میں اس میں قانونی اصلاحات بھی کی گئی ہیں۔ زیرِ نظر تحقیق میں ہندومت اور اسلام کے عائلی احکام کا تقابلی مطالعہ پیش کیا جائے گا، جس میں نکاح، طلاق، وراثت، عورت کے حقوق، خاندانی ذمہ داریوں اور سماجی اثرات کا تجزیہ کیا جائے گا۔ اس مطالعے کا مقصد دونوں مذاہب کے عائلی نظاموں کی فکری بنیادوں، عملی نفاذ اور سماجی اثرات کو واضح کرنا اور یہ دکھانا ہے کہ اسلامی عائلی نظام کس طرح ایک متوازن، عادلانہ اور انسانی فلاح پر مبنی نظام فراہم کرتا ہے۔

عائلی احکام میں شادی کی اہمیت:

شُرتی اور سمرتی ایک ساتھ مل کر ہندو قانون کی ساخت بناتے ہیں جو کسی کے دھرم کو پورا کرنے کے لیے رہنما کے طور پر کام کرتا ہے۔ ایک اہم طریقہ شادی ہے، جس کے ذریعے ہندو اپنے دھرم کو پورا کر سکتا ہے۔

In Hindu law, marriage is a sacrament and not a contract. Ideally, marriage is for the purpose of performing religious duties. An unmarried man cannot take part in a series of religious ceremonies. Marriage itself is one of the ten purificatory ceremonies, or Samskaras, required for purification of the body according to Hindu law. The institution of marriage is a concept recognized even by the oldest texts of Hindu law – the Vedas.[1]

"ہندو قانون میں شادی ایک رسم ہے نہ کہ معاہدہ۔ مثالی طور پر، شادی مذہبی فرائض کی انجام دہی کے لیے ہے۔ غیر شادی شدہ مرد مذہبی تقریبات کے سلسلے میں حصہ نہیں لے سکتا۔ شادی خود ان دس پاکیزگی کی تقریبات یا سمسکار، میں سے ایک ہے، جو ہندو قانون کے مطابق جسم کی تطہیر کے لیے ضروری ہیں۔ شادی کا ادارہ ایک ایسا تصور ہے جسے ہندو قانون کے قدیم ترین متن ویدوں سے بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔"

ہندو مت میں شادی کی اقسام

There are eight forms of marriage in Hindu Law – four are approved and four are unapproved methods.[2]

"ہندو قانون میں شادی کی آٹھ شکلیں ہیں - چار منظور شدہ اور چار غیر منظور شدہ طریقے ہیں۔"

The four approved forms are Brahma, Daiva, Arsha, and Prajaptya, while the four unrecognized forms of marriage were Gandharva, Asura, Rakshasa, and Paischach. The different forms of marriage determined the succession of her estate upon her death.[3]

"چار منظور شدہ شکلیں برہما، ڈیوا، ارشا اور پرجاپتیا ہیں، جبکہ شادی کی چار غیر تسلیم شدہ شکلیں گندھاروا، آسورا، رکشا اور پیسچ تھیں۔ شادی کی مختلف شکلوں نے کسی کی موت پر اس کی جائیداد کی جانشینی کا تعین کیا۔"

Over the years, all but Brahma and Asura became obsolete. A Brahma marriage is one where the girl is presented as a gift to her husband.[4]

"برسوں کے دوران، برہما اور اسورا کے علاوہ سبھی متروک ہو گئے۔ برہما شادی وہ ہے جہاں لڑکی کو اس کے شوہر کو تحفے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔"

The Asura was considered a sale of the girl to her husband.5

"اسورا کو اس کے شوہر کو لڑکی کی فروخت سمجھا جاتا تھا۔"

شادی طے کرنے میں خاندان کی اہمیت:

ہندو قانون میں، شادی مردوں کے لیے ایک مذہبی فرض کے طور پر کام کرتی ہے۔ سب سے پہلے مرد کو شادی کرنی چاہیے۔ پھر، ایک باپ کے طور پر، اسے اپنی بیٹی کی شادی میں ثالثی کرنی چاہیے۔ یہ ایک عظیم کمیونٹی کاز میں حصہ ڈالنے کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔ یعنی، یہ آدمی کو اجازت دیتا ہے کہ وہ دوسرے آدمی کو اپنا مذہبی فریضہ ادا کرنے کے قابل بنا کر مذہبی برادری میں حصہ ڈال سکے۔ اگرچہ اس نظام کو حقوق نسواں کے لحاظ سے پڑھنا پرکشش، اور شاید مناسب ہو، عورت کو گھر میں کچھ اعلیٰ درجہ حاصل ہے۔ نئی بیوی کو جو اعلیٰ درجہ حاصل ہے وہ صرف ایک وجہ ہے کہ مناسب بیوی کا انتخاب ضروری ہے۔

منو کا قانون مناسب دلہن کے انتخاب کے بارے میں تفصیل سے بات کرتا ہے۔ اعلیٰ نسب پونر جنم لیتے ہیں، جو کنیادان کی رسمیں کرا سکتے ہیں۔ ہندو قانون کا تقاضا ہے کہ دلہن کا تعلق شوہر سے مختلف نسب سے ہو:

"A girl who belongs to an ancestry different from his mother's and to a lineage different form his father's, and who is unrelated to him by marriage, is recommended for marriage by a twice-born man."[6]

"ایک لڑکی جو اس کی ماں سے مختلف نسب سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے والد سے مختلف نسب سے تعلق رکھتی ہے، اور جو شادی کے ذریعہ اس سے غیر متعلق ہے، دوبار پیدا ہونے والے مرد کی طرف سے شادی کی سفارش کی جاتی ہے۔"

شادی کے لیے ذات پات کی اہمیت

A gotra is an exogamous kinship division within a jati, or subcaste. Members of the same gotra within a subcaste are not allowed to marry among themselves; of course, they must marry within their jati.(7)

"ایک گوترا ایک جاتی، یا ذیلی ذات کے اندر ایک خارجی رشتہ داری کی تقسیم ہے۔ ذیلی ذات میں ایک ہی گوترا کے ارکان کو آپس میں شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ یقیناً ان کی شادی اپنی جماعت کے اندر ہی ہونی چاہیے۔"

Gotra literally means "the place of the cows"; the concept may thus date back to very ancient times, when kin shared the same cow herds. BRAHMINS particularly will often trace their particular gotra back to one of the seven RISHIS of Vedic times.(8)

"گوترا کا لفظی مطلب ہے "گائے کی جگہ"۔ اس طرح یہ تصور بہت قدیم دور کا ہو سکتا ہے، جب رشتہ دار ایک ہی گائے کے ریوڑ کو بانٹتے تھے۔ برہمن خاص طور پر اکثر اپنے مخصوص گوتر کو ویدک زمانے کے سات رشیوں میں سے ایک کے پاس واپس کرتے ہیں۔"

رگ وید کے مطابق انسانوں کی چار قسمیں ہیں:

The sacred book described the death of Purusa, the original cosmic life form, and the transformation of his body parts into different people – the Brahmin came from his mouth, the Rajanya from his arms, the

*Vaisya from his thighs, and the Śūdra from his feet. These varieties are called varnas, meaning category or color.*9

"مقدس کتاب میں پروسا کی موت، اصل کائناتی زندگی کی شکل، اور اس کے جسم کے اعضاء کے مختلف لوگوں میں تبدیل ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ برہمن اس کے منہ سے، راجنیہ اس کے بازوؤں سے، ویش اس کی رانوں سے، اور شودر اس کے پاؤں کی طرف سے۔ ان اقسام کو ورنا، یعنی زمرہ یا رنگ کہا جاتا ہے۔"

منو کے مطابق بیوی کے انتخاب میں ذات پات کا نظام غالب ہے۔ مردوں کو ایک ہی ورنا کی عورتوں سے شادی کرنی تھی، تاہم، بعض شرائط کے تحت، مرد نچلے ورنا کی عورتوں سے شادی کر سکتے تھے۔

At the first marriage, a woman of equal class is recommended for twice-born men; but for those who proceed further through lust, these are, in order, the preferable women. A Śūdra may take only a Śūdra woman as wife; a Vaisya, the latter and a woman of his own class; a Ksatriya, the latter two and a woman of his own class; and a Brahmin, the latter three and a woman of his own class.[10]

"پہلی شادی میں، دوبار پیدا ہونے والے مردوں کے لیے برابر طبقے کی عورت تجویز کی جاتی ہے۔ لیکن جو لوگ شہوت کے ذریعے آگے بڑھتے ہیں، ان کے لیے ترتیب کے لحاظ سے یہ افضل خواتین ہیں۔ ایک شودر صرف ایک شودر عورت کو بیوی کے طور پر لے سکتا ہے۔ ایک ویش، بعد میں اور اپنے طبقے کی ایک عورت؛ ایک کھشتری، بعد والے دو اور اپنے طبقے کی ایک عورت؛ اور ایک برہمن، بعد کے تین اور اپنے طبقے کی ایک عورت کو بیاہ سکتا ہے۔"

منو ضابطہ ایک برہمن کے سنگین نتائج کو بیان کرتا ہے، جو سب سے اونچی ذات ہے، اور سب سے نچلی ذات کی عورت سے شادی کرنا، سدرا ہے۔ منو کوڈ بتاتا ہے:

When twice-born men foolishly marry low-caste women, they quickly reduce even their families and children to the rank of Śūdras…[A] man falls from his caste by marrying a Śūdra woman...by fathering a son through her and…by producing all his offspring through her….When such a woman plays a leading role in his divine, ancestral, and hospitality rite, gods and ancestors do not partake of them, and he will not go to heaven.[11]

"جب دوبار پیدا ہونے والے مرد بے وقوفانہ طور پر نچلی ذات کی عورتوں سے شادی کرتے ہیں، تو وہ جلدی سے اپنے خاندان اور بچوں کو بھی، خاص طور پر اس کے ذریعے اپنی تمام اولاد پیدا کر کے، انہیں نیچے کے درجے تک گھٹا دیتے ہیں۔ جب ایسی عورت سے سمبندھ ہو گا تو سب اپنی دینی، آبائی اور مہمان نوازی کی رسومات، دیوتاؤں اور باپ دادا ان میں سے حصہ نہیں لیتے، اور

وہ جنت میں نہیں جائے گا۔"

منو کے مطابق، کسی برہمن کی شودر عورت سے شادی کے نتائج جنم جنم میں بھگتنا پڑتے ہیں، تاوقتیکہ ایک بار جب ایک مناسب بیوی مل جاتی ہے، تاہم، شادی کی شکل کے حوالے سے کئی اختیارات موجود ہیں:

The Vedic texts describe marriage as a union of two fully developed people.[12]

"ویدک متون شادی کو دو مکمل ترقی یافتہ لوگوں کے اتحاد کے طور پر بیان کرتے ہیں۔"

رشتے کے لیے لالچی بننے کی ممانعت

ہندو قانون میں دلہن کی خریداری پر سختی سے پابندی ہے۔ منو کے قوانین بتاتے ہیں کہ شادی میں بیٹی کے ہاتھ کے لیے رقم یاسامان کی قبولیت ایک لالچی فعل ہے:

"A learned father must never accept even the slightest bride-price for his daughter; for by greedily accepting a bride-price for his daughter, a man becomes a trafficker in his offspring…. Some say, the bull and cow constitute the bride-price. That is totally false….When women's relatives do not take the bride-price for themselves, it does not constitute a sale. It is an act of respect to women, a simple token of benevolence…. When relatives foolishly live off a woman's wealth- slave women, vehicles, or clothes – those evil men will descent along the downward course."[13]

"ایک پڑھے لکھے باپ کو اپنی بیٹی کے لیے دلہن کی معمولی قیمت بھی قبول نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ لالچ سے اپنی بیٹی کے لیے دلہن کی قیمت قبول کرنے سے، آدمی اپنی اولاد میں اسمگلر بن جاتا ہے۔... کچھ کہتے ہیں، بیل اور گائے دلہن کی قیمت بناتے ہیں۔ یہ سراسر غلط ہے.... جب خواتین کے رشتہ دار اپنے لیے دلہن کی قیمت نہیں لیتے ہیں تو یہ فروخت نہیں ہوتی۔ یہ خواتین کے احترام کا ایک عمل ہے، احسان کا ایک سادہ نشان.... جب رشتے دار بے وقوفانہ طور پر عورت کی مال ودولت، گاڑی یا کپڑوں پر نظر رکھتے ہیں تو وہ برے لوگ نیچے پاتال کی طرف اتریں گے۔"

منو دلہن کو جہیز دینے کے عمل کو تسلیم کرتا ہے۔ ایک نئی دلہن کے پاس اپنی دولت ہو سکتی ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے، منو اس دولت کی حفاظت یہ کہہ کر کرتا ہے کہ مرد کے لیے کسی عورت کے رشتے دار کے پیسے پر زندہ رہنا بے عزتی ہے۔ ہندو روایت میں شادی کے وقت شوہر کو جہیز دیا جاتا ہے۔ بیوی کے خاندان کی طرف سے شوہر کو دیا جانے والا جہیز، خاندانوں کو متحد کرنے کے لیے ایک علامتی تحفہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ تاہم، اکثر، خاندانوں کے متحد ہونے کے بعد بھی، بہت سے شادی شدہ جوڑے طلاق کی خواہش رکھتے ہیں۔

دلہن میں خوبیاں

منو کا قانون خاوند پر روک لگاتا ہے کہ شادی کا معاہدہ کرتے وقت اسے ان دس خاندانوں سے پرہیز کرنا چاہیے:

Families negligent about rites, deficient in male issue, without Vedic learning, and with hairy bodies, as well as families prone to haemorrhoids, tuberculosis, dyspepsia, epilepsy, leukoderma, or leprosy. He must not marry a girl who has red hair or an extra limb; who is sickly; who is without or with too much bodily hair; who is a blabbermouth or jaundiced-looking; who is named after a constellation, a tree, a river, a very low caste, a mountain, a bird, a snake, or a servant; or who has frightening name. He should marry a women who is not deficient in any limb; who has a pleasant name; who walks like a goose or an elephant; and who has fine body and head hair, small teeth, and delicate limbs.[14]

"وہ خاندان جو رسموں سے غافل ہوں، مردانہ مسائل میں کمی، ویدک تعلیم کے بغیر، اور بالوں والے جسموں کے ساتھ ساتھ وہ خاندان جو بواسیر، تپ دق، بد ہضمی، مرگی، یا جذام کا شکار ہوں۔ اسے ایسی لڑکی سے شادی بھی نہیں کرنی چاہیے جس کے بال سرخ ہوں یا زیادہ اعضاء ہوں، جو بیمار ہو؛ جس کے بہت زیادہ جسمانی بال ہوں یا وہ بغیر بالوں کے ہو؛ جو یرقان والی نظر آتی ہو۔ جس کا نام برج، درخت، دریا، بہت نیچی ذات، پہاڑ، پرندے، سانپ یا خادم کے نام پر رکھا گیا ہو۔ یا جس کا نام خوفناک ہو۔ وہ ایسی عورت سے شادی کرے جس کے کسی عضو میں کمی نہ ہو۔ جس کا نام خوشگوار ہو؛ جو ہنس یا ہاتھی کی طرح چلتی ہو۔ اور جس کے جسم اور سر کے بال ٹھیک ہوں، چھوٹے دانت ہوں اور اعضاء نازک ہوں۔"

منو کے احکام ایسے خاندانوں میں پرورش پانے والی خواتین کے ساتھ شادی کی حوصلہ افزائی کر کے مذہبی عقیدے کی حفاظت کرتے ہیں، جو ہندو قانون پر صحیح طریقے سے عمل کرتے ہیں۔ مزید بر آں، ایسا لگتا ہے کہ منو طبی بیماریوں کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگرچہ ان میں سے کچھ حالات جدید معیار کے مطابق موروثی یا غیر محفوظ نہیں ہیں، لیکن منو بہر حال ان کے پھیلاؤ کو روکنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ ان کو ممکنہ طور پر قدیم معیارات کے مطابق ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔ ہندو قانون نہ صرف دلہن کی قیمتی اور ناپسندیدہ خصوصیات کی فہرست فراہم کرتا ہے، بلکہ یہ قوانین بھی فراہم کرتا ہے کہ کون سی ذاتیں شادی کر سکتی ہیں۔

شادی کی رسوم

Samskaras (from the Sanskrit samskri, refined, the source of the word SANSKRIT) are ritual ceremonies that mark and purify life cycle events. Every samskara requires a Brahmin priest to preside and includes prayers, oblations, offerings, and a fire ritual.[(15)]

"سمسکار (سنسکرت سمسکری سے، بہتر، لفظ سنسکرت کا ماخذ) وہ رسمی تقریبات ہیں جو زندگی کے چکر کے واقعات کو نشان زد اور پاک کرتی ہیں۔ ہر سمسکار کی صدارت کے لیے ایک برہمن پادری کی ضرورت ہوتی ہے اور اس میں دعائیں، نذرانے، نذرانے اور

آگ کی رسم شامل ہوتی ہے۔"

In addition to several types of marriages, there are also several types of marriage ceremonies. One example is the "kanyadan" ceremony, which requires the giving away of the bride by her father or guardian. The girl's acceptance of the marriage is seen as her sacrifice to God in order to procreate. The "panigrahna" ceremony is carried out by the groom taking his bride's hand. In the "saptapadi" ceremony, described in the Rig Veda, the bride and groom take seven steps around a fire finalizing the marriage on the seventh step.[16]

"شادیوں کی کئی اقسام کے علاوہ شادی کی رسموں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ ایک مثال "کنیادان" کی تقریب ہے، جسے دلہن کو اس کے والد یا سرپرست کی طرف سے ادا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لڑکی کی شادی کی قبولیت کو پیدا کرنے کے لیے خدا کے لیے اس کی قربانی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ "پانی گرہنا" کی تقریب دولہا اپنی دلہن کا ہاتھ لے کر انجام دیتا ہے۔ رگ وید میں بیان کردہ "سپتپادی" تقریب میں، دولہا اور دلہن ساتویں قدم پر شادی کو حتمی شکل دیتے ہیں۔ وہ آگ کے گرد سات چکر چلتے ہیں۔"

ان تمام تقریبات کا نتیجہ ایک ہی ہے کہ مرد اور عورت اب شادی شدہ ہوئے۔ شادی کی یہ تمام شکلیں اور تقریبات جہیز سے متعلق یکساں قوانین کے تابع ہیں۔

رسومات میں اگنی کی اہمیت

Agni's most important role is in the Vedic ritual, where he is the messenger between humanity and the gods. He is called upon always to take the gods to the ritual place so that they can hear the pleas and praises of the chanters. In Vedic poetry he is called a domestic priest, a poet, and a sage, as though to identify him directly with the Rishis.[(17)]

" اگنی کا سب سے اہم کردار ویدک رسم میں ہے، جہاں وہ انسانیت اور دیوتاؤں کے درمیان پیغامبر ہے۔ اس سے ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ وہ دیوتاؤں کو رسم کی جگہ پر لے جائیں تاکہ وہ منتروں کی التجا اور تعریفیں سن سکیں۔ ویدک شاعری میں اسے گھریلو پجاری، شاعر اور بابا کہا جاتا ہے، گویا اس کی شناخت براہ راست رشیوں سے کی جائے۔" بچوں کے لیے رسوم

Rituals are performed to encourage impregnation and to obtain a male child. A special rite is performed at birth. The annaprashana is usually performed at the sixth month after birth to mark the feeding of the first solid food. The investiture of the Sacred Thread, the upanayana ceremony, is performed for twice-born (highcaste) Hindu males when they are between ages eight and twelve.[(18)]

"حمل کی حوصلہ افزائی اور لڑکا بچہ حاصل کرنے کے لیے رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ پیدائش کے وقت ایک خاص رسم کی جاتی ہے۔ اناپراشنا عام طور پر پیدائش کے بعد چھٹے مہینے میں پہلے ٹھوس خوراک کو کھلانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ مقدس دھاگے کی

سرمایہ کاری، اپنائن تقریب، دوبارپیدا ہونے والے (اعلیٰ ذات) ہندو مردوں کے لیے اس وقت کی جاتی ہے جب ان کی عمریں آٹھ سے بارہ سال کے درمیان ہوں۔"

میت کی رسومات:

Perhaps the two most important samskaras for Hindus are the wedding ceremony and the sraddha, or death ceremony. The sraddha can be performed only by a male child. It ensures that a soul does not remain as a ghost but goes on either to liberation or to its next birth. A yearly ritual is performed to feed the deceased, in particular Brahmins, lest they fall from heaven. This ancient ritual of feeding the ancestor seems to conflict with the belief that nearly everyone is reincarnated, and that few proceed directly to heaven.(19)

"شاید ہندوؤں کے لیے دوسب سے اہم سمسکار شادی کی تقریب اور شردھا یا موت کی تقریب ہیں۔ شردھا صرف ایک مرد بچہ ہی انجام دے سکتا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ایک روح بھوت کی طرح نہیں رہتی ہے بلکہ یا تو آزادی یا اگلے جنم تک جاتی ہے۔ ایک سالانہ رسم میت کو کھانا کھلانے کے لیے کی جاتی ہے، خاص طور پر برہمن، ایسا نہ ہو کہ وہ آسمان سے گر جائیں۔ آباؤ اجداد کو کھانا کھلانے کی یہ قدیم رسم اس عقیدے سے متصادم معلوم ہوتی ہے کہ تقریباً ہر کوئی دوبارہ جنم لیتا ہے، اور یہ کہ کچھ لوگ براہ راست جنت میں جاتے ہیں۔"

پتی کی میت کے ساتھ ستی بننا:

Widow's self-immolation Sati, the practice of burning widows on their husbands' funeral pyres (as had happened with the goddess Sati), developed in post-Vedic India, as the rights of women, especially widows, greatly deteriorated. Widows were almost considered to be dead. They had to shave their heads and dress in white with no decoration. They were considered inauspicious and were often confined to the home.[20]

"ستی کی رسم بیوہ کی خودسوزی ہے۔ بیواؤں کو ان کے شوہروں کے جنازے پر جلانے کا رواج (جیسا کہ ستی دیوی کے ساتھ ہوا تھا)، ویدک کے بعد کے ہندوستان میں تیار ہوا، کیونکہ عورتوں، خاص طور پر بیواؤں کے حقوق بہت زیادہ بگڑ گئے۔ بیواؤں کو تقریباً مردہ سمجھا جاتا تھا۔ انہیں اپنا سر منڈوانا پڑا اور بغیر کسی سجاوٹ کے سفید لباس پہننا پڑا۔ انہیں ناشائستہ سمجھا جاتا تھا اور اکثر گھر تک محدود رہتے تھے۔"

Many women succumbed to the social pressure of self-immolation on the fires of their husbands; it is documented that many others were coerced to do so. As an added incentive, in certain regions, the woman who became a sati was deified.[21]

"بہت سی خواتین اپنے شوہروں کی آگ پر خودسوزی کے سماجی دباؤ کا شکار ہو گئیں۔ یہ دستاویزی ہے کہ بہت سے دوسرے لوگوں کو ایسا کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ ایک اضافی ترغیب کے طور پر، بعض علاقوں میں، ستی بننے والی عورت کو دیوتا بنایا جاتا تھا۔"

In the 19th century the British colonial administrators outlawed sati. Independent India also outlawed the practice, and it largely fell into disuse after independence.(22)

"19ویں صدی میں برطانوی نوآبادیاتی منتظمین نے ستی کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ آزاد ہندوستان نے بھی اس عمل کو غیر قانونی قرار دے دیا، اور آزادی کے بعد یہ بڑی حد تک استعمال میں آگیا۔"

The debate over the practice never completely ceased. With the modern Hindu revival some have argued that this traditional practice should be encouraged; this idea has spurred furious opposition from secularists and women's groups.(23)

"پریکٹس پر بحث کبھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔ جدید ہندو احیا کے ساتھ کچھ لوگوں نے دلیل دی ہے کہ اس روایتی عمل کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ اس خیال نے سیکولرز اور خواتین کے گروپوں کی طرف سے شدید مخالفت کو جنم دیا ہے۔"

بیوگان سے سلوک

Because of the practice of marriage outside one's clan in North India, spouses generally were from distant villages. As all marriages were patrilocal, a woman whose husband had died would find herself living with unrelated in-laws, who often did not look upon her kindly. If the woman had several children and particularly a son, she might draw comfort and status from them, but if she were newly married with no children, she looked forward to a life of ascetic denial and loneliness as remarriage was strictly forbidden.(24)

"شمالی ہندوستان میں اپنے قبیلے سے باہر شادی کے رواج کی وجہ سے، میاں بیوی عموماً دور دراز کے دیہاتوں سے تھے۔ چونکہ تمام شادیاں پدرانہ تھیں، اس لیے ایک عورت جس کا شوہر فوت ہو گیا تھا وہ خود کو غیر متعلقہ سسرال والوں کے ساتھ رہتی ہے، جو اکثر اس کی طرف مہربانی سے نہیں دیکھتے تھے۔ اگر عورت کے کئی بچے ہوں اور خاص طور پر ایک بیٹا تو وہ ان سے سکون اور رتبہ حاصل کر سکتی ہے، لیکن اگر اس کی نئی شادی ہوئی تھی اور کوئی اولاد نہیں تھی، تو وہ سنہری انکار اور تنہائی کی زندگی کی منتظر تھی کیونکہ دوبارہ شادی سختی سے منع تھی۔"

عائلی احکام میں خواتین کا مرتبہ

رگ وید میں آیا ہے:

"Over thy husband's father and thy husband's mother, over the sisters of thy lord and over his brothers, rule supreme"25

"اپنے شوہر کے باپ اور اپنے شوہر کی ماں پر، اپنے پتی پر میشور کی بہنوں پر اور اپنے بھائیوں پر، سب سے زیادہ حکومت کرو۔"

یہ بیان ہمیں ہندو خاندان کی ساخت کے بارے میں بہت کچھ بتاتا ہے۔ عورت شوہر کے گھر میں شامل ہوتی ہے لیکن اس گھر کی سربراہ بن جاتی ہے۔ اگرچہ بیوی گھر میں اس حیثیت سے لطف اندوز ہو سکتی ہے، لیکن عظیم معاشرے میں اس کی حیثیت کم ہے۔ مزید برآں عورت کی پوری زندگی مردوں کے کنٹرول میں گزرتی ہے۔ وہ اپنے باپ سے اس کے شوہر اور بالآخر اس کے بیٹے کو منتقل ہو جاتی ہے۔ منو کوڈ کہتا ہے:

Day and night men should keep their women from acting independently; for, attached as they are to sensual pleasures, men should keep them under their control. Her father guards her in her childhood, her husband guards her in her youth, and her sons guard her in her old age; a woman is not qualified to act independently. A father is reprehensible, if he does not give her away at the proper time.[26]

"دن رات مرد اپنی عورتوں کو آزادانہ کام کرنے سے باز رکھیں۔ چونکہ وہ جنسی لذتوں سے وابستہ ہیں، مردوں کو چاہیے کہ انہیں اپنے قابو میں رکھیں۔ اس کا باپ بچپن میں اس کی حفاظت کرتا ہے، اس کا شوہر جوانی میں اس کی حفاظت کرتا ہے، اور اس کے بیٹے بڑھاپے میں اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ عورت آزادانہ طور پر کام کرنے کی اہل نہیں ہے۔ ایک باپ قابل مذمت ہے، اگر وہ اسے مناسب وقت پر کنیادان نہ کرے۔"

باپ کا اپنی زندگی میں بنیادی فرض یہ ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی میں کر دے۔

طلاق کے بارے میں عائلی احکام

منو کا کوڈ مخصوص اوقات اور وجوہات کی فہرست دیتا ہے جن کے تحت طلاق کی اجازت ہے۔ مثال کے طور پر، ایک بانجھ بیوی کو ازدواجی زندگی کے آٹھویں سال میں طلاق دی جا سکتی ہے۔ جو عورت زندہ بچے پیدا نہ کر سکی ہو اسے شادی کے دسویں سال طلاق دی جا سکتی ہے، جب کہ ایسی بیوی جس نے صرف لڑکیوں کو جنم دیا ہو، شادی کے گیارہویں سال طلاق ہو سکتی ہے۔ تاہم، ایک بدکار بیوی کو بروقت ہی طلاق دی جا سکتی ہے۔ اگرچہ "خراب منہ والی" کی صحیح تعریف واضح نہیں ہے، لیکن یہ ممکنہ طور پر ایک باغی اور بے قاعدہ بیوی کا حوالہ دیتی ہے۔

منو کے مطابق خواتین میں شادی کو تحلیل کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی، جیسا کہ لکھا ہے:

"If a wife loathes a husband who has become insane, fallen from caste, or impotent, who is without semen, or who has contracted an evil disease, she must neither be abandoned nor deprived of her inheritance."[27]

"اگر بیوی کسی ایسے شوہر سے نفرت کرتی ہے جو پاگل ہو گیا ہو، ذات سے گراہوا ہو، یا نامرد ہو، جو منی سے محروم ہو، یا جس کو کوئی بری بیماری ہو تو اس عورت کو اس کے حال پر نہ چھوڑا جائے اور نہ ہی اس کی میراث سے محروم کیا جائے۔"

یہ اقتباس عورتوں کو ایسے اشخاص کی وراثت کو ترک کرنے اور تصرف کرنے سے منع کرتے ہوئے ترک کرنے کی ممانعت سے، تحفظ فراہم کرتا ہے۔ تاہم، اس تحریر کو عورت کو طلاق دینے سے منع کرنے سے تعبیر بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ شوہر کی طرف سے ترک تصور کیا جائے گا۔

مفقود الخبر کے بارے میں احکام:

خاص طور پر، منو کا کوڈ اس بارے میں رہنما خطوط فراہم کرتا ہے کہ شوہر کی غیر موجودگی کے بعد عورت کب شادی ختم کر سکتی ہے۔ متن میں کہا گیا ہے:

"A wife should wait for eight years when her husband has gone away for a purpose specified by Law, for six years when he has gone for learning or fame, and for three years when he has gone for pleasure."[28]

"بیوی کو آٹھ سال تک انتظار کرنا چاہیے جب اس کا شوہر قانون کے مطابق کسی مقصد کے لیے چلا گیا ہو، چھ سال تک جب وہ علم یا شہرت کے لیے گیا ہو اور تین سال تک جب وہ خوشی کے لیے گیا ہو۔"

The wife must wait the longest period when the husband leaves for spiritual or religious purposes.[29]

"جب شوہر روحانی یا مذہبی مقاصد کے لیے رخصت ہو تو بیوی کو طویل ترین مدت کا انتظار کرنا چاہیے۔"

طلاق کے مکروہ ہونے کے احکام:

The wife may be divorced at once for a sharp tongue, the wife must wait three years for a husband that leaves her for a romantic trip. These required waiting periods imply that if the husband returns within the prescribed time, the marriage must remain intact. It must be noted that though Manu does permit divorce under some circumstances, he strongly advises against it and warns that women must be loyal to their husband during his life and even after his death.[30]

"تیز زبان کی وجہ سے بیوی کو یک دم طلاق دی جا سکتی ہے، بیوی کو تین سال تک ایسے شوہر کا انتظار کرنا ہو گا جو اسے رومانوی سفر پر چھوڑ جائے۔ ان مطلوبہ عدت سے مراد یہ ہے کہ اگر شوہر مقررہ وقت کے اندر واپس آ جائے تو نکاح برقرار رہنا چاہیے۔ واضح رہے کہ اگرچہ منو بعض حالات میں طلاق کی اجازت دیتا ہے، لیکن وہ اس کے خلاف سختی سے مشورہ بھی دیتا ہے اور خبردار کرتا ہے کہ عورتوں کو اپنے شوہر کی زندگی کے دوران اور اس کی موت کے بعد بھی وفادار رہنا چاہیے۔"

عورت کی طرف سے طلاق کے احکام

دیگر سمرتی متون میں طلاق کے بارے میں کچھ مختلف ہے۔ مثال کے طور پر، گوتم سمرتی بیوی کو طلاق کا مشروط طور پر حق

دیتی ہے، متن میں شرائط حسب ذیل ہیں:

If her husband suddenly disappears and all traces about his whereabouts are lost, if her husband should die early and prematurely, if he runs away from home to become an ascetic, if he should prove to be impotent, and if he should fall in social and public estimation on account of vicious conduct like drinking, stealing, consorting with prostitutes, etc.[31]

"اگر اس کا شوہر اچانک غائب ہو جائے اور اس کے ٹھکانے کے بارے میں تمام نشانات گم ہو جائیں، اگر اس کا شوہر جلد اور قبل از وقت فوت ہو جائے، اگر وہ گھر سے بھاگ کر سنیاسی بن جائے، اگر وہ نامرد ثابت ہو جائے، اور اگر وہ معاشرتی اور سماجی معاملات میں گر جائے۔ شراب نوشی، چوری، طوائفوں کے ساتھ ہم آہنگی وغیرہ جیسے شیطانی طرز عمل کی وجہ سے عوامی تخمینہ۔"

اسی طرح دیگر ممتاز ہندو قانون شخصیات کی اپنی سمرتوں میں مختلف آراء ہیں۔ ہندو بابا نارادکے پاس حالات کی اپنی فہرست تھی جس میں عورت طلاق لے سکتی ہے۔ صرف اس صورت میں جب "شوہر غائب ہو، یا مر گیا ہو یا دنیا سے ریٹائر ہو گیا ہو، یا نامرد، یا ذلیل ہو" بیوی کو طلاق مل سکتی ہے۔ قانون میں تمام تغیرات کے باوجود، ہندو نظام شادی کو مذہبی فریضے کی حتمی شکل کے طور پر حوصلہ افزائی کرنا چاہتا ہے اور صرف خاص حالات میں طلاق کی اجازت دیتا ہے۔

وراثت کے عائلی احکام:

ہندو مت میں وراثت کے قوانین ارتقاء کے ایک طویل عمل کا نتیجہ ہیں۔ معاشرتی رسومات اور عبادت کے اصول کی طرح وراثت کے قوانین بھی پیچیدہ ہیں۔ ہندو مت میں قانون چار ذرائع سے اخذ کیا گیا ہے۔ پہلا "وید" ہے باقی تین ماخذ میں شامل ہیں: سروتی یعنی سنا ہوا، سمرتی یعنی یاد کیا گیا اور آکارا یعنی جو نیک لوگوں میں رائج ہے۔

ہندو مت میں قانونی نظام کے اصولوں کی تاریخ کو تین ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا دور ویدوں سے منسوب ہے۔ وراثت کے نظام کے بارے میں اس دور سے کچھ بھی نہیں اخذ کیا جاتا، کیونکہ اس دور میں جانشینی کے آثار نہیں مل سکے۔ البتہ ان کے سماجی اور معاشی نظام کے بارے میں کچھ شواہد ملے ہیں، جو ان کے خاندانی نظام پر منحصر تھا۔ تاریخ اور معاشیات کے پروفیسر ڈاکٹر جی بی جھٹارام ہندوؤں کے خاندانی اور معاشی نظام کے بارے میں کہتے ہیں:

"One thing that differentiates the hindu"s social system is their combined Family System.In west a family consists of a person"s spouse and children Only, But in India even up to three generation of a family live in a combined system and they are all thought of as a part of one family .these people Living together usually share their estates and even eat and worship together. The customs and rites of the family would determine the rules of the succession estate too."(32)

ایک چیز جو ہندوؤں کے سماجی نظام کو الگ کرتی ہے وہ ہے ان کا مشترکہ خاندانی نظام ہے۔ مغرب میں ایک خاندان صرف

ایک شخص کے شریک حیات اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے، لیکن ہندوستان میں ایک خاندان کی تین نسلوں تک بھی ایک مشترکہ نظام میں رہتے ہیں اور وہ سب کو ایک خاندان کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ خاندان کے رسوم ورواج بھی جانشینی کے قوانین کا تعین کرتے ہیں۔

دوسرے دور میں اس نظام میں ترقی دیکھی گئی۔ جانشینی کے حوالے سے قوانین بنائے گئے۔ ان قوانین کی تفصیلات شاستروں اور شروتیوں میں دی گئی ہیں۔ ان اہم کتابوں میں منوشاستر، ارتھ شاستر وغیرہ شامل ہیں۔

ضابطے کے مطابق جنازے کے اخراجات اور قرض سب سے پہلے پورے ہوتے ہیں۔ جنازے کی رسومات میں "شارد" نامی جنازے کا کیک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ میت کے قرض کی ادائیگی وارث کی ذمہ داری ہے۔ اگر متوفی نے اپنے قرضوں کی ادائیگی کرنے کے لیے کافی کچھ نہ چھوڑا ہو تو جانشین کو خود ادا کرنا ہوگا۔ اگر میت کی بیوہ کو زندہ نہ جلایا جائے تو اس کی روزی کا خرچ وارثین برداشت کرتے ہیں۔ منو کے قوانین میں سب سے بڑے بیٹے کو گھر کی سب سے زیادہ ذمہ داریاں ملتی ہیں جن میں مذہبی، سماجی اور معاشی ذمہ داریاں بھی بڑے بیٹے کے کندھوں پر ہوتی ہیں۔ نر کی بارہ قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ عام طور پر ان بارہ اقسام میں سے صرف چھ قسمیں وراثت کے لیے جائز سمجھی جاتی ہیں۔ منو کے قوانین بیان کرتے ہیں:

Among the twelve sons of men, six are kinsmen and heirs, and six not heirs, (but) kinsmen.The legitimate son of the body, the son begotten on a wife, the son adopted, the son made, the son secretly born, and the son cast off, (are) the six heirs and kinsmen.The son of an unmarried damsel, the son received with the wife, the son bought, the son begotten on a re-married woman, the son selfgiven, and the son of a Sudra female, (are) the six (who are) not heirs, (but) kinsmen.[(33)]

مردوں کے بارہ بیٹوں میں سے، چھ رشتہ دار اور وارث ہیں، اور چھ وارث نہیں لیکن رشتہ دار ہیں۔ اپنا جائز بیٹا، اپنی ایک بیوی سے پیدا ہوا بیٹا، گود لیا بیٹا، بنایا گیا بیٹا، خفیہ طور پر پیدا ہوا بیٹا، اور چھوڑ دیا ہوا بیٹا، یہ چھ وارث اور رشتہ دار ہیں۔ غیر شادی شدہ لڑکی کا بیٹا، بیوی کے ساتھ ملا بیٹا، خریدا ہوا بیٹا، دوبارہ شادی شدہ عورت سے پیدا ہوا بیٹا، خود بخشا ہوا بیٹا، اور شودر کا بیٹا، چھ ایسے بیٹے ہیں، جو وارث نہیں، بلکہ رشتہ دار ہیں۔

ہندومت میں طبقاتی نظام کی جڑیں بہت مضبوط ہیں۔ اس کے اثرات عائلی احکام پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ عائلی احکام میں بیاہ کے احکام اتنے اہم ہیں کہ ان کے اثرات آئندہ نسلوں تک جاتے ہیں۔

ہندو کم عمری میں ہی بیاہ کرتے ہیں۔ والدین رشتہ طے کرتے ہیں، شادی کی رسومات برہمن ادا کرتے ہیں۔ ان میں دلہن کو حق مہر نہیں دیا جاتا۔ دولہا اپنی رضا سے کوئی تحفہ دے سکتا ہے۔ ہندو زیادہ تر غیر کفو میں شادی کرتے ہیں، ان میں پانچ نسلوں کی دوری تک شادی جائز سمجھی جاتی ہے۔ ایسی عورتیں جو براہ راست سلسلہ نسب سے تعلق رکھتی ہیں، ان سے شادی کرنا حرام ہے۔ اپنے ہی طبقے یا نچلے طبقے میں شادی کی جا سکتی ہے، نچلے طبقے والے اعلیٰ طبقے میں شادی کرنا حرام تصور کرتے ہیں۔ مرد چار شادیاں کر سکتے ہیں، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔ برہمن چار، کھشتری تین، ویش دو اور شودر ایک ہی بیوی رکھ سکتا ہے۔(34)

وراثت میں حصوں کے لحاظ سے جائز بیٹوں اور ان کی درجہ بندی کے بارے میں منو کہتے ہیں:

The legitimate son and the son of the wife (thus) share the father's estate; but the other tell become members of the family, and inherit according to their order (each later named on failure of those named earlier). Him whom a man begets on his own wedded wife, let him know to be a legitimate son of the body (Aurasa), the first in rank.(35)

جائز بیٹا اور بیوی کا بیٹا (اس طرح) باپ کی جائیداد میں حصہ دار ہیں۔ لیکن جو دوسرے بیٹے بتائے جائیں گے وہ خاندان کے ممبر بن جاتے ہیں، اور اپنے حکم کے مطابق وراثت میں شامل ہوتے ہیں ہر ایک کو بعد میں، ان لوگوں کی ناکامی پر نامزد کیا جاتا ہے، جن کا نام پہلے رکھا گیا ہے۔ جسے کوئی مرد اپنی ازدواجی بیوی سے پیدا کرتا ہے، وہ جان لے کہ وہ اس کا جائز بیٹا یعنی اورسا ہے۔ یہ درجے میں پہلا ہے۔

عورت کا مرتبہ عائلی احکام پر اثر انداز ہوتا ہے:

ایک شودر، کسی شودر ناری سے ہی بیاہ کر سکتا ہے۔ ایک ویش، کسی ویش ناری کو اپنی پتنی بنا سکتا ہے، وہ کسی شودر ناری کو بھی اپنی پتنی بنا سکتا ہے۔ ایک کھشتری صرف اپنے طبقے کی عورت کو بیوی بنا سکتے اہے، وہ کسی ویش یا شودر عورت سے بھی بیاہ رچا سکتا ہے۔ اسی طرح ایک برہمن کی ایک بیوی اس کے ہم پلہ اور دیگر اس سے کم مرتبے سے ہو سکتی ہے۔(36)

He who was begotten according to the peculiar law (of the Niyoga) on the appointed wife of a dead man, of a eunuch, or of one diseased, is called a son begotten on a wife (Kshetraga).(37)

وہ جو مردہ آدمی، خواجہ سرا، یا کسی بیمار کی مقرر کردہ بیوی سے، مخصوص قانون (نیوگا) کے مطابق، پیدا ہوا ہو، اسے بیوی سے پیدا ہونے والا بیٹا کہا جاتا ہے۔

That (boy) equal (by caste) whom his mother or his father affectionately give, (confirming the gift) with (a libation of) water, in times of distress (to a man) as his son, must be considered as an adopted son (Datrima).(38)

وہ ذات کے لحاظ سے برابر بیٹا، جسے اس کی ماں یا اس کا والد پیار سے، تحفہ کی تصدیق کرتے ہوئے پانی کے ساتھ کسی کو، اس کی مصیبت کے وقت دیتے ہیں۔ اس مرد کو اس کا دتریما بیٹا سمجھنا ضروری ہے۔

طبقاتی نظام کا اثر عائلی نظام میں گہرا دکھائی دیتا ہے:

پہلے طبقے کے مردوں کا شودر ناری کو بیاہنا ایک حماقت ہے، اس نیچ سنبدھ کے کارن وہ اپنے گھر والوں کے لیے عار بن جاتا ہے۔ ان کی اولاد بھی دوغلی بن جاتی ہے۔(39)

But he is considered a son made (Kritrima) whom (a man) makes his son, (he being) equal (by caste), acquainted with (the distinctions

between) right and wrong, (and) endowed with filial virtues. If (a child) be born in a man's house and his father be not known, he is a son born secretly in the house (Gudhotpanna), and shall belong to him of whose wife he was born.[(40)]

جسے ایک آدمی اپنا بیٹا بناتا ہے، اسے ذات کے لحاظ سے برابر، صحیح اور غلط کے درمیان فرق سے واقف، اور اخلاقی خوبیوں سے نوازا جاتا ہے، اسے بنایا گیا بیٹا یعنی کرتریما سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی بچہ کسی آدمی کے گھر میں پیدا ہوا ہو اور اس کا باپ معلوم نہ ہو، تو وہ گھر میں خفیہ طور پر پیدا ہونے والا بیٹا یعنی گدھوتپنہ ہے، اور یہ اس کا ہو گا جس کی بیوی سے وہ پیدا ہوا تھا۔

طبقاتی نظام ہندو دھرم کی پہچان ہے۔ ہندو اب بھی اپنے دھرم کے طبقاتی نظام سے منسلک ہیں:

جو برہمن شودر پتنی سے ہم بستر ہوتا ہے، وہ نرگ میں گرے گا۔ اگر وہ اس کے بچوں کو جنم دے، تو وس کا درجہ گر جاتا ہے۔ اگر وہ دیوتاؤں کے چڑھاوے میں اپنی شودر پتنی کی مدد لے تو ایسے چڑھاوے یا بھینٹ قبول نہیں ہوتے، اور وہ سورگ کا باسی نہیں بن سکتا۔ شودر پتنی سے بوس و کنار، لبوں کو چومنا، اس کے سانسوں کو اپنے گالوں سے داغدار کرنا اور اس سے اولاد لینا، ایسے گناہ ہیں، جن کا کسی شاستری میں پراشد نہیں ملتا۔(41)

He whom (a man) receives as his son, (after he has been) deserted by his parents or by either of them, is called a son cast off (Apaviddha).[(42)]

جس شخص کے والدین اسے چھوڑ دیں، یا وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف سے چھوڑ دیا گیا ہو تو بعد میں اسے ایک آدمی اپنے بیٹے کے طور پر قبول کرتا ہے، تو یہ اس کا اپودھ بیٹا کہلاتا ہے۔

A son whom a damsel secretly bears in the house of her father, one shall name the son of an unmarried damsel (Kanina, and declare) such offspring of an unmarried girl (to belong) to him who weds her (afterwards).[(43)]

ایک بیٹا جسے ایک لڑکی اپنے باپ کے گھر میں خفیہ طور پر پیدا کرتی ہے، ایک غیر شادی شدہ لڑکی کے بیٹے کا نام کنینا ہے۔ غیر شادی شدہ لڑکی کی ایسی اولاد، بعد میں اس کی کہی جائے گی، جو اس لڑکی سے شادی کا اعلان کرے گا۔

If one marries, either knowingly or unknowingly, a pregnant (bride), the child in her womb belongs to him who weds her, and is called (a son) received with the bride (Sahodha).[(44)]

اگر کوئی جان بوجھ کر یا نادانستہ حاملہ دلہن سے شادی کرتا ہے تو اس کے پیٹ میں بچہ اس کا ہوتا ہے جو اس سے شادی کرتا ہے اور اسے دلہن کے ساتھ ملا ہوا بیٹا یعنی ساہودھا کہا جاتا ہے۔

If a man buys a (boy), whether equal or unequal (in good qualities), from his father and mother for the sake of having a son, that (child) is called a (son) bought (Kritaka).[(45)]

اگر کوئی آدمی کسی کے باپ اور ماں سے ایک لڑکا خریدتا ہے۔ وہ خواہ اچھی صفات میں مساوی ہو یا غیر مساوی ہو، وہ اسے بیٹا

بنانے کی خاطر خرید تا ہے، تو اس بچے کو خرید ا گیا یعنی کر تا کا کہا جاتا ہے۔

If a woman abandoned by her husband, or a widow, of her own accord contracts a second marriage and bears (a son), he is called the son of a re-married woman (Paunarbhava).[46]

اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے ترک کر دی گئی ہو، یا ایک بیوہ، اپنی مرضی سے دوسری شادی کرتی ہے اور ایک بیٹا پیدا کرتی ہے، تو اسے دوبارہ شادی شدہ عورت کا بیٹا کہا جاتا ہے۔

If she be (still) a virgin, or one who returned (to her first husband) after leaving him, she is worthy to again perform with her second (or first deserted) husband the (nuptial) ceremony.[47]

اگر وہ اب بھی کنواری ہے، یا وہ جو اسے چھوڑنے کے بعد اپنے پہلے شوہر کے پاس واپس آئی ہے، تو وہ دوبارہ اپنے دوسرے یا پہلے شوہر کے ساتھ شادی کی تقریب انجام دینے کے لائق ہے۔

He who, having lost his parents or being abandoned (by them) without (just) cause, gives himself to a (man), is called a son self-given (Svayamdatta).[48]

وہ جس نے اپنے والدین کو کھو دیا یا وہ ان کے ذریعے بغیر کسی وجہ کے چھوڑ دیا گیا ہو، تو وہ اپنے آپ کو کسی انسان کے حوالے کر دیا، تو اسے خود عطا کر دہ بیٹا کہا جاتا ہے۔

The son whom a Brahmana begets through lust on a Sudra female is, (though) alive (parayan), a corpse (sava), and hence called a Parasava (a living corpse).[49]

وہ بیٹا جسے برہمن ایک شودر عورت سے شہوت سے پیدا کرتا ہے، چاہے وہ زندہ یا مردہ ہو اسے پارساوا یعنی ایک زندہ لاش کہا جاتا ہے۔

A son who is (begotten) by a Sudra on a female slave, or on the female slave of his slave, may, if permitted (by his father), take a share (of the inheritance); thus the law is settled.[50]

ایک بیٹا جو شودر سے کسی لونڈی پر یا اس کی اپنی لونڈی سے پیدا ہوا ہو، اگر اس کے باپ کی طرف سے اجازت ہو تو وہ وراثت میں حصہ لے سکتا ہے۔ اس طرح قانون طے ہوتا ہے۔

These eleven, the son begotten on the wife and the rest as enumerated (above), the wise call substitutes for a son, (taken) in order (to prevent) a failure of the (funeral) ceremonies.[51]

ایسا حقیقی بیٹا جس نے کسی کی اپنی بیوی سے جنم لیا اور باقی مندرجہ بالا شمار کردہ گیارہ ہیں، اس کے علاوہ ایک عقلمندانہ پکار متبادل بیٹے کی ہے، تاکہ جنازے کی تقریبات میں ناکامی نہ ہو۔

Those sons, who have been mentioned in connection with (the legitimate son of the body), being begotten by strangers, belong (in reality) to him from whose seed they sprang, but not to the other (man who took them).(52)

اجنبیوں سے پیدا ہونے والے، جنہیں کسی اور کے جائز بیٹوں کے زمرے میں ذکر کیا گیا ہے، حقیقت میں ان کا تعلق اس سے ہے جس سے انہوں نے جنم لیا، وہ دوسرے کے نہیں، جس نے انہیں لے لیا۔

منو دھرم شاستر کے قوانین کے مطابق وراثت میں مرد بچوں کا برابر حصہ ہے۔ تاہم، بڑا بیٹا پوری وراثت کا اضافی بیس فیصد حاصل کرنے کا حقدار ہے، کیونکہ وہ اپنے والد کو زیر کفالت افراد کو پریشانیوں سے نجات دلاتا ہے۔ اسے بہترین مویشیوں کے سر بھی دیئے جاتے ہیں کیونکہ سب سے بڑا بیٹا قانون کے نفاذ کے لیے پیدا ہوتا ہے، اور باقی بچے انسانی ہوس اور خواہش کا نتیجہ تصور کیے جاتے ہیں۔ درمیانی بیٹے کو بڑے بیٹے کے حصے کا آدھا حصہ دیا جاتا ہے، جبکہ سب سے چھوٹا اس کا چوتھائی حصہ لینے کا حقدار ہے۔ منو کہتے ہیں:

After the death of the father and of the mother, the brothers, being assembled, may divide among themselves in equal shares the paternal (and the maternal) estate; for, they have no power (over it) while the parents live.(53)

والد اور والدہ کی موت کے بعد، بھائیوں کو، جمع کیا جاتا ہے، آپس میں مساوی حصص میں باپ اور ماں کی طرف سے جائیداد کو تقسیم کر سکتے ہیں؛ کیونکہ جب تک والدین زندہ ہیں ان کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

(Or) the eldest alone may take the whole paternal estate, the others shall live under him just as (they lived) under their father.(54)

یا ترکہ کی تقسیم کے وقت، سب سے بڑا بیٹا اکیلا ہی پوری آبائی جائیداد لے سکتا ہے، باقی اس کے ماتحت رہیں گے، جس طرح وہ اپنے باپ کے ماتحت رہتے تھے۔

پہلی بیوی سے ہونے والا بیٹے کو اضافی حصہ بیلوں کی بہترین شکل میں ملے گا۔ باقی بیل ماؤں کے مراتب کے لحاظ سے بیٹوں کو ملیں گے۔ سب سے بڑی بیوی کے بیٹے کو پندرہ گائیں اور ایک بیل ملے گا۔ باقی بچ جانے والے مویشیوں میں سے ماؤں کے مراتب کے لحاظ سے بیٹوں کو حصہ ملے گا۔ جب بیویاں ہم مرتبہ ہوں تو ان کے بیٹوں کو برابر حصہ ملے گا۔(55)

Immediately on the birth of his firstborn a man is (called) the father of a son and is freed from the debt to the manes; that (son), therefore, is worthy (to receive) the whole estate.(56)

اپنے پہلوٹھے کی پیدائش کے فوراً بعد ایک آدمی کو بیٹے کا باپ کہا جاتا ہے، اور بوجھ اٹھانے والے کندھے کی پیدائش سے وہ گویا آزاد ہو گیا ہے، لہٰذا پہلوٹھا پوری جائیداد حاصل کرنے کے لائق ہے۔

That son alone on whom he throws his debt and through whom he

obtains immortality, is begotten for (the fulfilment of) the law; all the rest they consider the offspring of desire. As a father (supports) his sons, so let the eldest support his younger brothers, and let them also in accordance with the law behave towards their eldest brother as sons (behave towards their father).(57)

جس پر وہ اپنا قرض ڈالتا ہے اور جس کے ذریعے وہ اَمر ہوتا ہے، صرف وہی بیٹا قانون کی تکمیل کے لیے پیدا ہوا ہے۔ باقی سب کو ہوس و خواہش کی اولاد سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ایک باپ اپنے بیٹوں کی مدد کرتا ہے، اسی طرح سب سے بڑا اپنے چھوٹے بھائیوں کی کفالت کرے، اور وہ بھی قانون کے مطابق اپنے بڑے بھائی کے ساتھ اپنے باپ کا سا برتاؤ کریں۔

The eldest (son) makes the family prosperous or, on the contrary, brings it to ruin; the eldest (is considered) among men most worthy of honour, the eldest is not treated with disrespect by the virtuous. If the eldest brother behaves as an eldest brother (ought to do), he (must be treated) like a mother and like a father; but if he behaves in a manner unworthy of an eldest brother, he should yet be honored like a kinsman.(58)

سب سے بڑا بیٹا خاندان کو خوشحال بناتا ہے یا اس کے برعکس اسے برباد کر دیتا ہے۔ مردوں میں سب سے بڑا سب سے زیادہ عزت کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ سب سے بڑے کے ساتھ نیک لوگوں کی مانند بے عزتی نہیں کی جاتی۔ اگر سب سے بڑا بھائی سب سے بڑے بھائی جیسا سلوک کرتا ہے، تو اس کے ساتھ ماں اور باپ جیسا سلوک کرنا چاہئے، لیکن اگر کوئی اپنے بڑے بھائی سے نابلد رویہ اختیار کرتا ہے تو پھر بھی اسے رشتہ داروں کی طرح عزت دینا چاہیے۔

اگرچہ ہندو مت یک زوجیت کا حامی ہے، پھر بھی بعض حالات میں تعدد ازدواج کی اجازت ہے۔ ذیل میں مختلف ذاتوں سے تعلق رکھنے والی مختلف بیویوں سے تعلق رکھنے والے مرد کے بیٹوں میں جائیداد کی تقسیم کے بارے میں منو دھرم شاستر کے اصول ہیں۔

مختلف ذات کی کئی بیویوں سے ایک آدمی کے پیدا ہونے والوں کے بارے میں قانون بیان کیے گئے ہیں۔ اگر ذاتوں کے براہِ راست ترتیب میں ایک برہمن کی چار بیویاں ہوں تو ان سے پیدا ہونے والے بیٹوں میں جائیداد کی تقسیم کا قاعدہ درج ذیل ہے:

کھیتوں میں کاشت کاری کرنے والے بیٹے کو گائے کو حاملہ کرنے کے لیے رکھا ہوا بیل، گاڑی، زیور اور مکان، جبکہ برہمن بیٹے کو اضافی اور بہترین حصہ دیا جائے گا۔ برہمن بیوی کے بیٹے کو بقیہ جائیداد کے تین حصے لینے دیں، کھشتری عورت کے بیٹے کو دو، ویش کے بیٹے کو ڈیڑھ حصہ، اور شودر بیوی کا بیٹا ایک حصہ لے سکتا ہے۔ جس کو قانون کا علم ہے وہ پوری جائیداد کے دس حصے بنائے، اور انہیں مندرجہ ذیل قاعدے کے مطابق منصفانہ طور پر تقسیم کرے: برہمن بیٹا چار حصے، کھشتری بیوی کا بیٹا تین حصے، ویش پتنی کا بیٹا دو حصے اور شودر بیوی کا بیٹا ایک حصہ لے سکتا ہے۔

Whether (a Brahmana) have sons or have no sons (by wives of the

twice-born castes), the (heir) must, according to the law, give to the son of a Sudra (wife) no more than a tenth (part of his estate). The son of a Brahmana, a Kshatriya, and a Vaisya by a Sudra (wife) receives no share of the inheritance; whatever his father may give to him, that shall be his property.[(59)]

چاہے برہمن کے دوبار پیدا ہونے والی ذاتوں کی بیویوں سے بیٹے ہوں یا کوئی بیٹا وارث نہ ہو، قانون کے مطابق، شودر بیوی کے بیٹے کو اس کی جائیداد سے دسویں حصے سے زیادہ نہیں دینا چاہیے۔ شودر بیوی کے ذریعہ برہمن، کھشتری اور ویش کے بیٹے کو وراثت میں کوئی حصہ نہیں ملتا۔ جو کچھ اُس کا باپ اُسے دے، بس وہ اُس کی ملکیت ہو گی۔

ہندوؤں کی سماجی اور مذہبی زندگی میں مرد بچوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔ منو کوڈ کہتا ہے:

A man conquers the world because of his son, reaches eternity because of his grandfather and goes to Suraj Lok because of his greatgrandson. A son is called „Putter" because he saves his father from a specific hell, called Put. Putter means a savior from Put. It is also said that there is no difference between the son of a son and the son of a daughter as he also saves his grandfather from hell incase he (grandfather) has no male children. Therefore, the share of a son of son and son of a daughter is equal in inheritance.[(60)]

آدمی اپنے بیٹے کی وجہ سے دنیا کو فتح کرتا ہے، دادا کی وجہ سے ابد تک پہنچ جاتا ہے اور اپنے پوتے کی وجہ سے سورج لوک میں جاتا ہے۔ ایک بیٹے کو پتر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے باپ کو ایک مخصوص جہنم سے بچاتا ہے، جسے پوت کہتے ہیں۔ پتر کا مطلب ہے پوت سے نجات دہندہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بیٹے کے بیٹے اور بیٹی کے بیٹے میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ وہ بھی اپنے دادا کو جہنم سے بچاتا ہے بشرطیکہ اس کے دادا کی مزید کوئی اولاد نہ ہو۔ اس لیے وراثت میں بیٹے کے بیٹے اور بیٹی کے بیٹے کا حصہ برابر ہے۔

Only unmarried daughter gets a share in the will. Married daughter, mother and other female members of the family are not given any share in the will. However, if a man has no male children, he can appoint (Patrika) his married daughter, telling her husband that the son born to her will be responsible for his last rituals. It enables the daughter and her son to become his heir. The share of mother is also given to the same married daughter.[(61)]

وصیت میں صرف غیر شادی شدہ بیٹی کو حصہ ملتا ہے۔ شادی شدہ بیٹی، ماں اور خاندان کی دیگر خواتین کو وصیت میں کوئی حصہ نہیں دیا جاتا۔ تاہم، اگر کسی مرد کی کوئی اولاد نہیں ہے، تو وہ اپنی شادی شدہ بیٹی یعنی پتریکا کے شوہر کو بتا سکتا ہے کہ اس سے پیدا ہونے والا بیٹا اس کی آخری رسومات کا ذمہ دار ہو گا۔ یہ بات بیٹی اور اس کے بیٹے کو اس کا وارث بننے کے قابل بناتی ہے۔ ماں کا حصہ بھی اسی شادی شدہ بیٹی کو دیا جاتا ہے۔

ہندومت میں گود لیا ہوا بیٹا بھی جائیداد کا وارث بن سکتا ہے۔ گود لینے کی بہت سی قسمیں ہیں جنہیں وترم اور کرترم کہتے

ہیں۔

Watram is similar to donation wherein parents „donate" their son to a member of their nation when they face hard time. In Kartram, a man, who has no male children, adopts a child. In both the cases, the adopted son has relation with his real father and he is not entitled to get a share in the will of his real father. He becomes a family member of the man, who ah adopted him. He is given share in the will of the adopted father. However, equality in terms of caste and maturity and sanity are basic conditions for it.[62]

وترم عطیہ کرنے کی طرح ہے، جس میں والدین اپنے بیٹے کو اپنی قوم کے کسی فرد کو مشکل وقت کا سامنا کرنے پر دے دیتے ہیں۔ کرترم میں، ایک آدمی، جس کے کوئی لڑکا نہیں ہے، ایک بچہ گود لیتا ہے۔ دونوں صورتوں میں لے پالک بیٹے کا اپنے حقیقی باپ سے رشتہ ہے، اور وہ اپنے حقیقی باپ کی وصیت میں حصہ لینے کا حقدار نہیں ہے۔ وہ اس آدمی کا خاندانی فرد بن جاتا ہے، جس نے اسے گود لیا تھا۔ اسے گود لیے ہوئے باپ کی وصیت میں حصہ دیا جاتا ہے۔ تاہم ذات پات کے لحاظ سے مساوات اور پختگی اور وجدان اس کی بنیادی شرائط ہیں۔

کوٹیلیہ کے ارتھ شاستر میں وراثت کے اصول زیادہ تر منو شاستر سے ماخوذ ہیں، اور وقت کی ضرورت کے حوالے سے بہتری کے ساتھ، جیسا کہ ارتھ شاستر میں کہا گیا ہے، کوٹیلیہ وراثت کی تقسیم کے بارے میں کہتے ہیں:

"Division of inheritance shall be made when all the inheritors have attained their majority. If it is made before, the minors shall have their shares, free of all debts. These shares of the minors shall be placed in the safe custody of the relatives of their mothers, or of aged gentlemen of the village till they attain their majority. The same rule shall hold good in the case of those who have gone abroad."[63]

وراثت کی تقسیم اس وقت کی جائے گی جب تمام وارث سنجیدگی والی عمر میں ہوں۔ تمام قرضوں کی ادائیگی کے بعد نابالغوں کو ان کے حصے دیے جائیں گے۔ نابالغوں کے یہ حصے ان کی ماؤں کے رشتہ داروں یا گاؤں کے بوڑھے کی تحویل میں محفوظ رکھے جائیں گے جب تک کہ وہ بڑی عمر کو نہ پہنچیں۔ یہی قاعدہ بیرون ملک جانے والوں کے معاملے میں بھی اچھا ہو گا۔

A father has full authority over his property in his lifetime. He can distribute his property in his lifetime if he wants. However, it is stressed that he should not ignore any of his sons without a valid reason and should avoid favoritism, discrimination and injustice, if he distributes his property in his lifetime.[64]

باپ کو اپنی زندگی میں اپنی جائیداد پر مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو اپنی زندگی میں اپنی جائیداد تقسیم کر سکتا

ہے۔ تاہم اس بات پر تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنے بیٹوں میں سے کسی کو بھی بغیر کسی معقول وجہ کے نظر انداز نہ کرے، اور اگر وہ اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کی تقسیم کرے تو وہ طرفداری، امتیازی سلوک اور ناانصافی سے گریز کرے۔

A father can deprive his non-obedient and defiant son of his will if he distributes his property in his lifetime. Besides, those people, who are exorcized by the caste, family and clan, as well as patients of leprosy, insane and dumb people have no share in the inheritance. The property of an issueless person becomes the property of king. However, Brahmins are exempted from the rule. The property of Brahmin is distributed among the needy and deserving people.[(65)]

اگر باپ اپنی زندگی میں اپنی جائیداد تقسیم کردے، تو وہ اپنے اپنی مرضی سے، اپنے ناخلف اور نافرمان بیٹے کو محروم کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ جو ذات پات، خاندان اور قبیلے سے بے دخل ہوں، نیز جذام کے مریض، دیوانے اور گونگے لوگوں کا وراثت میں کوئی حصہ نہیں۔ بے ضمیر کی جائیداد بادشاہ کی ملکیت بن جاتی ہے۔ تاہم برہمنوں کو اس قاعدے سے استثنیٰ حاصل ہے۔ برہمن کی جائیداد ضرورت مند اور مستحق لوگوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔

ہندوؤں میں طلاق کا تصور نہیں، کیوں کہ میاں اور بیوی کے درمیان موت سے ہی تفریق ہو سکتی ہے۔ شوہر کی وفات کی صورت میں بیوی کو دوسرے نکاح کی اجازت نہیں۔ اس کے پاس خود سوزی یا ساری زندگی بیوہ رہنے کا محض اختیار ہوتا ہے۔ راجاؤں کی بیوگان جلادی جاتی ہیں۔ معمر خواتین یا بچوں والی عورتیں خود سوزی کے قانون سے مستثنیٰ ہوتی ہیں۔(66)

نتائج۔

اس تقابلی مطالعے کے نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ ہندومت اور اسلام دونوں میں عائلی نظام کو معاشرتی استحکام کی بنیاد تصور کیا گیا ہے، تاہم دونوں مذاہب کے عائلی احکام میں اصولی اور عملی سطح پر نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ ہندومت کے عائلی احکام زیادہ تر رسوم، روایات اور ذات پات کے نظام سے متاثر ہیں، جہاں شادی کو ایک ناقابلِ تنسیخ مذہبی بندھن سمجھا جاتا ہے اور عورت کے حقوق محدود نظر آتے ہیں، خصوصاً طلاق، وراثت اور ازدواجی خودمختاری کے معاملات میں۔ اس کے برعکس اسلام میں عائلی احکام واضح، متوازن اور قانونی اصولوں پر مبنی ہیں، جن میں نکاح کو باقاعدہ معاہدہ قرار دیا گیا ہے اور مرد وعورت دونوں کے حقوق و فرائض متعین کیے گئے ہیں۔ اسلامی نظامِ خاندان عورت کو وراثت، مہر، نان ونفقہ اور خلع جیسے حقوق فراہم کرتا ہے، جو سماجی انصاف اور اعتدال کی عکاسی کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ اسلامی عائلی احکام معاشرتی ضرورتوں اور انسانی فطرت کو مد نظر رکھتے ہوئے لچک اور سہولت فراہم کرتے ہیں، جب کہ ہندومت کے بعض عائلی تصورات وقت کے ساتھ جامد اور سماجی ناہمواری کا سبب بنے رہے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ اسلامی عائلی نظام عدل، مساوات اور خاندانی استحکام کے اعتبار سے زیادہ جامع اور قابلِ عمل ہے، جبکہ ہندومت کا عائلی نظام روایتی اور طبقاتی اثرات کا حامل ہے۔

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1 Marriage and Divorce in India by Ved P. Nanda, p. 627.

2 Legal Traditions of the World by Patrick H. Glenn, 2007, p. 281.

3 Introduction to Modern Law by J. Duncan M. Derret, 1963 (1/ 147).

4 Marriage and Divorce in India by Ved P. Nanda, p. 628.

5 Introduction to Modern Law by J. Duncan M. Derret, 1963 (1/ 147.

6 Law Code of Manu, p. 43.

(7) Encyclopedia of Hinduism, Editors: Constance A. Jones and James D. Ryan, Facts On File, Inc. New York, 2007 (170).

(8) Purosottama Pandita, The Early Bramanical System of Gotra and Pravara, a Translation of the Gotra-Pravara-Manjari (Cambridge: Cambridge University Press, 1953).

9 Sushil Mittal & Gene Thursby, Stydying Hinduism, 2007, (354).

10 Law Code of Manu, p. 44.

11 Law Code of Manu, p. 44.

12 Marriage and Divorce in India by Ved P. Nanda, p. 627.

13 Marriage and Divorce in India by Ved P. Nanda, p. 47.

14 Law Code of Manu, Section 3: 8-10.

(15) R. B. Pandy, Hindu Samskaras: Socio- Religious Study of the Hindu Sacraments (Delhi: Motilal Banarsidass, 1969)

16 Marriage and Divorce in India by Ved P. Nanda, p. 628.

(17) Alfred Hillebrandt, Vedic Mythology (Delhi: Motilal Banarsidass, 1990)

(18) Encyclopedia of Hinduism (389).

(19) Prem Sahai, Hindu Marriage Samskara (Ahmedabad: Wheeler, 1993).

(20) John S. Hawley and Donna M. Wulff, eds., Devi: Goddesses of India (Berkeley: University of California Press, 1996)

(21) John Stratton Hawley, ed., Sati, the Blessing and the Curse: The Burning of Wives in India (New York: Oxford University Press, 1994)

(22) Encyclopedia of Hinduism (389).

(23) Rajeswari Sunder Rajan, Real and Imagined Women: Gender, Culture, and Postcolonialism (London/New York: Routledge, 1993).

(24) Encyclopedia of Hinduism (380).

25 Rig Veda 85.46.

26 Law Code of Manu, p. 155.

27 Marriage and Divorce in India by Ved P. Nanda, p. 160.

28 Marriage and Divorce in India by Ved P. Nanda, p. 160.

29 R. Naga Raja Sarma, *Ethics of Divorce in Ancient India, 41 Int'l J. Ethics 329, 336 (1931).*

30 Ashutosh Dayal-Mathur, Medieval Hindu Law: Historical Evolution and Enlightened Rebellion. 51 (2007).

31 Ethics of Divorce in Ancient India by Naga Raja Sarma, p. 335.

(32) Chatta Ram, G. B. Economy of India, Usmania University, Hyderabad, Dakkan India, vol:1, p. 166.

(33) Laws of Manu, 9:158 to 160.

(34) ادیانِ عالم از ڈاکٹر عبد الرشید قادری، ص:134۔

(35) Saad Jaffar, Dr Asiya Bibi, Hajra Arzoo Siddiqui, Muhammad Waseem Mukhtar, Waqar Ahmad, Zeenat Haroon, and Badshah Khan. "Transgender Act 2018: Islamic Perspective to Interpret Statute for the Protection of Rights and Socio-Psychological Impacts on Pakistani Society." (2020).

(36) منو، منو دھرم شاستر، مترجم: ارشد رازی، نگارشات پبلشرز، 2007ء، باب:3، شلوک:13۔

(37) Adil, Muhammad, and Dr Sardar Muhammad Saad Jaffar. "Role Of Religious Parties In Legislation In Parliament Of Pakistan (2013-18): A Critical Analysis." Webology 18, no. 5 (2021): 1890-1900.

(38) Laws of Manu, 9:167.

(39) منو دھرم شاستر، باب:3، شلوک:15۔

(40) Laws of Manu, 9:168.

(41) منو دھرم شاستر، 2007ء، باب:3، شلوک:17 تا 19۔

(42) Laws of Manu, 9:169.

(43) Laws of Manu, 9:170.

(44) Laws of Manu, 9:171.

(45) Laws of Manu, 9:172.

(46) Laws of Manu, 9:173.

(47) Laws of Manu, 9:174.

(48) Laws of Manu, 9:175.

(49) Laws of Manu, 9:176.

(50) Laws of Manu, 9:177.

(51) Laws of Manu, 9:178.

(52) Laws of Manu, 9:179 to 181.

(53) Laws of Manu, 9: 194.

(54) Laws of Manu, 9: 195.

(55) منو دھرم شاستر، باب:3، شلوک:15۔

(56) Laws of Manu, 9: 197.

(57) Laws of Manu, 9: 198.

(58) Laws of Manu, 9: 199.

(59) Laws of Manu, 9: 145 to 155.

(60) Laws of Manu, 9: 137 to 139

(61) Laws of Manu, 9: 118,130,131.

(62) Laws of Manu, 9: 141, 142, 168,169.

(63) Kautilya Chankya, Arthashastra, Trans: R. Shamasastra, Book 3, Chap; 5, (Division of Inheritance) p. 232.

(64) Arthashastra by Kautilya Chankya, Book 3, Chap; 5, p. 232.

(65) Chatta Ram, G. B. Economy of India, Usmania University, Hyderabad, Dakkan India, vol: 1, p. 173.

(66) ادیانِ عالم از ڈاکٹر عبد الرشید قادری، ص:134۔